Good June 2 1987

پروگرام نمبر 99

1

زندہ خدا کے زندہ کلام کی خوشخبری دُنیا کی ساری قوموں کیلئے ہے تاکہ ہر بشر یسوع المسیح کے وسیلے سے نجات پاکر عروج کو دیکھ سکے ۔ یہ کسی شخص یا طبقے یا قوم کی ذاتی میراث نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا عالمگیر تحفہ ہے جسکو ہر قوم، ہر قبیلے اور ہر فرقے کا کوئی بھی شخص جب چاہے مفت حاصل کر سکتا ہے ... اگر خدا کی نجات کا انمول تحفہ آپکے پاس ہے تو آپ پر یہ فرض ہے کہ آپ تنگ نظری، تعصب اور نفرت کے بغیر اِسے دوسروں تک پہنچائیں تاکہ یسوع المسیح کا وہ قول پورا ہو کہ تم تمام دُنیا میں جاکر ساری خلق کے سامنے انجیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور بپتسمہ لے وہ نجات پائیگا اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائیگا۔"

ایک زمانہ تھا جب نجات یافتہ لوگ خدا کی اِس عظیم بخشش کو صرف اپنا ہی حق سمجھتے تھے اور دوسروں کو اِس قابل نہیں جانتے تھے کہ وہ بھی نجات کی دولت سے مالامال ہوں ۔ لیکن خدائے رحیم وغفور نے ایک عجیب طریقے سے جُدائی کی اُس دیوار کو مسمار کیا جو یہودیوں اور غیر اقوام کے درمیان تھی یعنی پطرس کے ذریعے غیر قوم کے باشندے کرنیلیس کا قبول مسیح ... اب ہم اِس بیان کے ایک فیصلہ کن موڑ پر پہنچ گئے ہیں ۔ یہاں کلیسیا اپنی بچپن کی یہودی بندشوں کو توڑنے کو ہے ۔ وہ اختلافات کی خلیج جو یہودیوں اور غیر اقوام کے درمیان تھی اُس خلیج سے جو یہودیوں اور سامریوں کے درمیان تھی کہیں زیادہ وسیع اور گہری تھی پھر بھی ایک مضبوط رابطہ جوڑا گیا۔ خدا عموماً ... عظیم ادوار کی تیاری کیلئے خاموشی سے افراد کے دلوں کو ایک دوسرے کیلئے اور ہونے والے واقعہ کیلئے تیار کرتا ہے اور یہاں بھی ایسا ہی ہوا ۔ ملکِ فلسطین کے سیاسی دارلحکومت قیصریہ میں کرنیلیس نامی رومی پلٹن کا ایک صوبیدار مقیم تھا ۔ وہ نامختون غیر قوم میں شمار ہونے کے باوجود خدا پر ایمان رکھتا تھا اور وہ خدا پرست، پرہیزگار اور سخی تھا ۔ خدا کی ایک رویا سے اُسکو ہدایت ملی کہ وہ راہِ نجات کی تعلیم حاصل کرنے کیلئے ساحلِ سمندر کے شہر یافہ کو شمعون پطرس کو بلانے کیلئے قاصد بھیجے ۔ بائبل مقدس میں اعمال ۱۰ باب اُسکی ۱ سے 8 آیت میں لکھا ہے ۔ "قیصریہ میں کرنیلیس نام ایک شخص تھا ۔ وہ اُس پلٹن کا صوبے دار تھا جو اطالیانی کہلاتی ہے ۔ وہ دیندار تھا اور اپنے سارے گھرانے سمیت خدا سے ڈرتا تھا اور یہودیوں کو بہت خیرات دیتا اور ہر وقت خدا سے دُعا کرتا تھا اُس نے تیسرے پہر کے قریب رویا میں صاف صاف دیکھا کہ خدا کا فرشتہ میرے پاس آکر کہتا ہے

کرنیلیس ۔ اُس نے اُسکو غور سے دیکھا اور ڈر کر کہا خداوند کیا ہے ؟ اُس نے اُس سے کہا
تیری دُعائیں اور تیری خیرات یادگاری کیلئے خُدا کے حضور پہنچیں ۔ اب یافا میں آدمی بھیجکر شمعون کو جو پطرس
کہلاتا ہے بُلوا لے ۔ وہ شمعون دباغ کے ہاں مہمان ہے ۔ جسکا گھر سمندر کے کنارے ہے اور جب وہ فرشتہ
چلا گیا جس نے اُس سے باتیں کی تھیں تو اُس نے دو نوکروں کو اور اُن میں سے جو اُسکے پاس حاضر رہا
کرتے تھے ایک دیندار سپاہی کو بلایا اور سب باتیں اُن سے بیان کر کے اُنہیں یافا میں بھیجا۔"

جب ہم آخری دفعہ پطرس کے کاموں پر غور کر رہے تھے تو وہ سامریہ سے یروشلیم واپس جا رہا تھا ۔ بعد ازاں وہ لدّہ کے مقام پر موجود تھا جہاں اُس نے اینیاس کو شفا دی ۔ وہاں سے وہ تبیتا کی وفات کے سبب سے یافا کے مقام پر بلایا گیا ۔ وہاں اُس نے تبیتا کو زندہ کیا اور وہیں اُسے کرنیلیس کے قاصد ملے ۔ لیکن آنے والے واقعہ کیلئے پطرس کی تیاری بھی لازمی تھی چنانچہ ایک آسمانی رُویا سے اُسے سکھایا گیا کہ آئیندہ کسی آدمی کو نجس یا ناپاک کہنا مناسب نہیں ہے ۔ رُوح القدس نے اُسکو کرنیلیس کے ہاں جانے کی ھدائیت کی ۔ کرنیلیس نے اپنے سارے گھرانے اور دوستوں کو جمع کیا تھا ۔ پطرس نے اُن کو خوشخبری سُنائی اور بپتسمہ کے ذریعے کلیسیا میں اُن کا استقبال کیا ۔

یروشلیم کے کٹر یہودی مسیحیوں کیلئے یہ ایک حیران کن واقعہ تھا ۔ ایک نامختون غیر قوم کے تمام گھرانے کے ساتھ مذھبی اور معاشرتی تعلقات رکھنا دستور کی ہر پابندی کے خلاف سمجھا جاتا تھا ۔ پطرس کو یروشلیم واپس پہنچتے ہی اسکا جواب دینا پڑا لیکن خدا نے اُسکے لئے جواب پہلے ہی تیار کر رکھا تھا ۔ یعنی خلافِ معمول رُوح القدس اپنی فوق الفطرت عنایات کے مطابق کرنیلیس کے گھرانے پر بپتسمہ سے پہلے نازل ہوا ۔ یہ الٰہی تصدیق ثابت ہوئی کہ یہ لوگ مقبول ہیں ۔ یہ واقعہ غیر اقوام کی عیدِ پنتیکُست ثابت ہوا ۔ اِس نے واقعہ پر خدا کی مہر تھی اور اِسی تصور کے مُطابق کلیسیا خوشی سے مُتفق ہوئی ۔

جب یہ تمام واقعات معرضِ وجود میں آ رہے تھے تو خدا اپنی کلیسیا کو غیر اقوام میں وسیع طور پر پھیلانے کی تیاری کر رہا تھا ۔ اُن لوگوں نے جو اپنے آپ کو پولُس کی ایذا دہی سے بچانے کیلئے بھاگے تھے ۔ فنیکے ، جزیرہ کپرس اور شہر انطاکیہ تک خوشخبری پھیلائی ۔ شروع میں انہوں نے اپنی منادی کو صرف یہودیوں تک محدود رکھا لیکن جلد ہی یہ خبر یروشلیم کی کلیسیا میں پہنچی کہ یونانی مائل یہودی تمام نسلی رکاوٹیں توڑ کر غیر اقوام میں منادی کر رہے ہیں ۔ پس یروشلیم کی کلیسیا نے فوراً برنباس کو جو بذاتِ خود یونانی مائل یہودی تھا انطاکیہ روانہ کر دیا ۔

برنباس نے نہ صرف اِس کام میں اپنی رضامندی ظاہر کی بلکہ وہ ساؤل کی تلاش میں ترسس بھی گیا
یاد رکھا جائے کہ وہ برنباس ہی تھا جس نے یروشلیم میں شاگردوں سے ساؤل کا تعارف کرایا تھا ۔

برنباس کو پولس کے سلسلے میں "جوہر آشنا" کہا جا سکتا ہے۔ آخرکار پولس کیلئے مناسب جگہ ملی اور جگہ کیلئے مناسب آدمی۔ ۔ ۔ انطاکیہ ایشیا میں آبادی اور تہذیب کا عظیم ترین مرکز تھا اور کلیسیا میں پولس سب سے زیادہ وسیع النظر اور متاثر کرنے والا آدمی تھا۔ اُس لمحے سے جب پولس انطاکیہ پہنچا پطرس اور یروشلیم پس منظر میں چلے گئے اور پولس اور انطاکیہ نمایاں ہو گئے۔ ایک نیا مرکز اور ایک نیا راہنما حاصل ہوا اور دونوں ہی عالمگیر تبلیغی کام کیلئے یروشلیم اور وہاں مقیم راہنماؤں کے مقابلے میں زیادہ قابل تھے۔

پُر معنی طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ "شاگرد پہلے انطاکیہ ہی میں مسیحی کہلائے"۔ یہ نام یروشلیم میں رکھنا ناممکن تھا کیونکہ وہاں سب کے سب شاگرد یہودی تھے اور غیر اقوام والے تمیز نہیں کر سکتے تھے کہ یہ دیگر یہودیوں سے کس طرح مختلف ہیں۔ انطاکیہ کے شاگردوں کی جماعت بُت پرستوں کی آبادی ہی میں سے بلائی گئی تھی۔ وہ قطعی طور پر یہودیوں اور بُت پرستوں سے مختلف تھے۔ اِس لئے یہ نام نہ صرف مناسب تھا بلکہ لازم بھی تھا۔

پولس کے تبلیغی دورے کے سلسلے کی تفصیل شروع کرنے سے پہلے لوقا ہمیں یروشلیم کے ایک اور واقعہ کی جھلک دکھاتا ہے۔ ہیرودیس اگرپا اول نے جو اُس ہیرودیس کا پوتا تھا جس نے بیت لحم کے شیر خوار بچوں کو قتل کروایا تھا اور جو اُس ہیرودیس کا بھتیجا تھا جس نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کا سر قلم کروایا تھا اپنی ہیرودیسی روایات کے مطابق ایک خونی ایذا رسانی کا آغاز کیا۔ رسول یعقوب نے شہادت میں اپنے دکھ اٹھانے کا بپتسمہ پایا۔ پطرس بھی قید خانے میں اِسی انجام کا منتظر تھا لیکن کلیسیا کی دعاؤں اور خدا کے فرشتہ کی خدمت سے اُس نے قید سے رہائی پائی اور بیس سال تک خدمت کرنے کیلئے زندہ رہا ہیرودیس ۴۴ء میں ایک مکروہ بیماری سے مر گیا۔ "مگر خدا کا کلام ترقی کرتا اور پھیلتا گیا"۔

گیت ≠ خوشخبری اب تم دو — S. NO 26 DUR 1-04, 5-06

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں سُنا کہ کسطرح خُدا نے ایک عجیب طریقہ سے
پطرس کی معرفت جُدائی کی اُس دیوار کو مسمار کر دیا جو یہودیوں اور غیر اقوام کے درمیان
تھی ۔ اور کسطرح کرنلیس نے جو غیر قوم کا باشندہ تھا نجات کی خوشخبری کو نہ صرف خود گلے
لگایا بلکہ اپنے سارے گھرانے کو بھی نجات کی دولت سے مالا مال کیا ۔ ہمارا اگلا پروگرام
پولس کے غیر اقوام میں ابتدائی دوروں سے متعلق ہے ۔ ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ
خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب
ہم دوبارہ کلامِ الٰہی میں انسانی عروج و زوال پیش کریں گے ۔

بہنو اور بھائیو ! اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے
اور کلامِ الٰہی کے گہرے مطالعہ کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام
کا مسودہ حاصل کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 99 طلب کریں ۔
پروگرام کے نتیجے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے ۔
یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائیگا ۔
اب اجازت دیجئے ۔

خُدا حافظ